بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہاتھ پاؤں چومنے کاثبوت

الباب الأول فی اثبات تقبیل الیدین والرجلین وغیرھا من أجساد الأنبیاء علیھم السلام والأولیاء رحمھم اللہ تعالیٰ تبرکاً

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں اور اعضاء جسمانیہ کا تبرکاً بوسہ لینا

تاریخ میں ایسے واقعات بے شمار ہیں جن کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوئی ہے کہ امتِ مسلمہ کے ہر دور میں اکابر اولیاء اور عامۃ الناس اپنے زمانہ کی متبرک اور مقدس شخصیات کے ہاتھ، پاؤں اور سر چوم کر ان کے فیوض وبرکات کو سمیٹتے رہے ہیں۔ ذیل میں اسی حوالے سے چند واقعات درج کئے جاتے ہیں:

حضرت عبد الرحمن بن رزین روایت کرتے ہیں کہ ہم ربذۃ کے مقام سے گزرے تو ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقیم ہیں، ہم نے ان کی خدمت میں حاضری دی اور ان کو سلام عرض کیا: **فاخرج یدیہ فقال بایعت بھاتین نبیاللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فاخرج کفًّا لہ ضخمۃ کأنّھا کفّ بعیرٍ فقمنا الیھا فقبّلنا ھا۔** ”تو انہوں نے اپنے ہاتھ (چادر یا آستین سے) باہر نکالے اور فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی سامنے کی جو اونٹ کی ہتھیلی کی طرح بھاری اور گداز تھی۔ ہم کھڑے ہوئے اور اس کا بوسہ لے لیا۔[1]

1 (ادب المفرد للبخاری، باب تقبیل الید، صفحہ ۱۴۴ سطر ۱ تا ۳تنویر القلوب صفحہ ۲۰۰)

امام ابو نعیم اصبہانی نے بھی حضرت یونس بن میسرہ سے مروی اسی طرح کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز یزید بن اسود عائذین کے پاس گئے۔ ان کے پاس حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے: **فلما نظر اليه مدّيده فأخذيده فمسح بها وجهه وصدره لأنه بايع رسول الله صَلى الله تعالىٰ عليه وَ اله و اصحابه وَسلَّم۔** یعنی پس جب حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھا تو اپنا ہاتھ آگے کیا، انہوں نے ہاتھ لے کر (حصولِ برکت کے لئے) اپنے چہرے اور سینے پر ملا کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سے (اسی ہاتھ سے) بیعت کی تھی۔"[2]

تابعی کبیر حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: **أمسست النبى صَلى الله تعالىٰ عليه وَ اله و اصحابه وَسلَّم بيدك؟** یعنی کیا آپ نے نبی کریم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: **نعم!** یعنی ہاں! **فقبلها** یعنی حضرت ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ چوم لیا۔[3]

یحییٰ بن ذماری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر کہا: **بايعت هذه رسول الله صَلى الله تعالىٰ عليه وَ اله و اصحابه وَسلَّم ؟ فقال: نعم، قلت: أعطنى يدك أقبّلها فأعطانيها فقبّلتها۔** "آپ نے اس ہاتھ سے حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی بیعت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! تو میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ میری طرف کریں کہ میں اسے بوسہ دوں، انہوں نے اس کو میری طرف کیا تو میں نے اسے بوسہ دیا۔"[4]

2(ابو نعیم اصبہانی حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۳۰۶)

3(بخاری، الأدب المفرد، ۱۴۴ : ۱، باب تقبيل اليد، رقم ۹۷۴)(تنویر القلوب ص ۲۰۰)(دارمی شریف ۱۳۱: ۱)

4(طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲:۹۴، رقم:۲۲۶)(ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸:۴۲)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رأیت علیّا یقبل ید العباس و رجلیه۔ ”میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔“[5]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام عالی مقام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ملاقات کی اور ان سے عرض کیا:

أرنی الموضع الذی قبّله رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیه وَ آله و اصحابه وَسلَّم فرفع الحسن ثوبه، فقبّل سرّته۔

یعنی آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم نے بوسہ لیا ہے، امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جسم سے کپڑا سرکا دیا تو انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناف کا بوسہ لیا۔[6]

ذہن نشین رہے کہ جمیع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں، اس قدر عظیم البرکت شخصیت ہونے کے باوجود بھی انہوں نے اہلِ بیتِ اطہار سے فیض اور برکت حاصل کرنا ضروری سمجھا۔

صاحبِ الصحیح امام مسلم نے برکت حاصل کرنے کے لئے امام بخاری کی پیشانی پر بوسہ دیا اور پھر عرض کیا: دعنی حتی أقبّل رجلیک، یا أستاذ الأستاذین و سید المحدثین و طبیب الحدیث فی علله۔ یعنی اے استاذوں کے استاذ، سید المحدثین اور عللِ حدیث کے طبیب! آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کے پاؤں کا بوسہ لے لوں۔“[7]

---

5 (بخاری، الادب المفرد، ۹۳۳۹: ۱، باب تقبیل الید، رقم ۹۷۶) (کنز لالعمال، ۳۷۳۲۹ ۱۳:۹) (فتاویٰ حقانیه، ج ۲ ص ۴۵۳)

6 (خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ۹۴ : ۹، رقم ۴۶۷۷)

7 (ابن نقطه، التقیید لمعرفة رواة السنن و المسانید، ۳۳: ۱) (اشعة اللمعات فارسی، ۹ : ۱ مطبوعه نور الکشور)

تمام محدثین، مفسرین، فقہاء محققین، اور علماء مدققین، سلف صالحین اور اولیاء کاملین، سب کا یہی عقیدہ ہے کہ ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ جیسا امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ، اور امام ابن ماجہ علیہم الرحمۃ۔

سیدنا امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف الادب المفرد میں باب تقبیل الرجل، باب تقبیل الید میں، امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی باب ماجاء فی قبلۃ الید والرجلمین، امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابن ماجہ میں باب الرجل یقبل ید الرجل میں، اور امام کا باب باندھ کر احادیث جمع فرمائیں۔ اگر ہاتھ اور پاؤں چومنا شرک ہوتا تو اتنے بڑے محدثین اصحابِ صحاح جن پر وہابیہ اور دیابنہ کو بھی کلی طور پر اعتماد ہے، کبھی باب باندھ کر اتنے اہتمام سے احادیث شریف جمع نہ فرماتے۔

شیخ المحدثین شیخ عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ مقدمہ اشعۃ للمعات میں حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ کے احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”مسلم صاحب الصحیح چوں تردادے در آمد میگفت بگذار مرا تا بوسہ زنم دو پائے ترا“ یعنی امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ جو کہ صحیح مسلم شریف کے جامع ہیں، جب حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان سے عرض کیا کہ مجھے چھوڑ دیں (اجازت فرمائیں) کہ میں آپ کے مبارک پاؤں کو چوم لوں۔“[8]

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ شارح صحیح مسلم سے کسی نے پوچھا **تقبیل ید غیرہ ما حکمہ** یعنی اپنے غیر کے (دوسرے آدمی کے) ہاتھ کو چومنے کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا: **یستحب**

8 (اشعۃ اللمعات فارسی ۱:۹) (سیرت البخاری ص ۴، مولوی عبدالسلام مبارک پوری وہابی)

تقبیل ایدی الصّالحین و فضلاء العلماء صالحین۔ (اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ) فضلاء اور علماء کے ہاتھوں کو چومنا مستحب ہے۔[9]

خاتم الفقہاء والمحدثین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ سے مصافحہ کرنے اور ہاتھ پاؤں چومنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

المصافحۃ للقادم سنۃ و کذا تقبیل ما ذکر من نحو عالم و صالح و شریف و نسیب۔ آنے والے کے ساتھ مصافحہ کرنا اور عالم دین صالح شریف اور عمدہ نسب والے کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا سنّت ہے۔

آپ نے اپنے فتاویٰ میں ایک واقعہ درج فرمایا ہے کہ فقہائے ثقہ میں سے ایک فقیہ نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ کچھ عرصہ مکہ شریف میں برکت کے طور پر رہا۔ اولیاء اللہ میں سے مکہ میں ایک میرا دوست تھا۔ ایک دفعہ میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ مجھے زمانے کا قطب دکھائے۔ تھوڑی دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ جب تم اسے دیکھو تو اس کے ساتھ بات نہ کرنا۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد میں نے قطب کو دیکھا۔ فقبّلت یدہ و جلست ساکتا۔ تو میں ان کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دے کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ قطب نے تھوڑی دیر مراقبہ کرنے کے بعد فرمایا۔ اے فقہاء کی جماعت! تم میں سے ایک آدمی شہر کا سردار ہے۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں اس قطب سے اس فقیہہ سردار کی بابت پوچھوں، لیکن مجھے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد مجھے پھر ان سے اتفاق ہوا اور میرے دل میں حاضری کے وقت خیال تھا کہ اس فقیہہ سردار کے متعلق پوچھوں تو قطب نے خود ہی میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس وقت شہر کا فقیہہ سردار شیخ برھان

---

9 (کتاب الاذکار للنووی ص ۲۳۴، سطر ۱۳، ۱۴، مصر و حاشیہ مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۲)

الدین ابو شریف ہے۔ پھر اس کے بعد شیخ زکریّا ہو گا۔ ان دو اماموں کے متعلق قطب کی شہادت کا مشاہدہ ہوا تو واقعی وہ دونوں شہر کے بلکہ دنیا کے سردار اور اس کی زینت تھے۔[10]

علامہ ابراہیم بن محمد حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **عند ابی یوسف لا یکرہ ولا بأس بالمصافحۃ وتقبیل ید العالم والسلطان العادل۔** امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک عالم دین اور عادل سلطان (بادشاہ) سے مصافحہ کرنے اور ان کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں کوئی حرج اور کراہت نہیں۔[11]

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ **انّہ قال تقبیل ید العالم والسلطان العادل سنّۃ۔** بے شک عالم دین اور عادل بادشاہ کے ہاتھ چومنا سنت ہے۔[12]

حضرت سعد اللہ بن عیسیٰ المعروف سعدی چلپی علیہ الرحمۃ عنایہ شرح ہدایہ میں اور علامۃ الفہامہ امام اکمل الدین بابرتی علیہ الرحمۃ نے بھی شرح ہدایہ میں یہ روایت تحریر فرمائی ہے۔ **عن سفیان رحمۃ اللہ علیہ تقبیل ید العالم سنّۃ۔** حضرت سفیان علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ عالم دین کے ہاتھ کو بوسہ دینا سنت ہے۔[13]

حضرت فقیہہ ابو اللیث السمرقندی، امام جلال الدین سیوطی اور علامہ عبد الغنی الدہلوی نے چومنے کی پانچ اقسام بیان فرمائی ہیں: (۱) محبت کے طور پر، (۲) رحمت کے طور پر، (۳) شفقت کے طور پر، (۴) احترام کے طور پر، (۵) شہوت کے طور پر۔

---

10 (فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۳، مطبوعہ مصر مصنفہ ابن حجر مکی)

11 (ملتقی الابحر ص ۳۳۸، للحلبی مطبوعہ مصر) (شرح الاشباہ عینیہ والنظائر للحموی ج ۲ ص ۴۵۱ شرح تحفہ النصائح فارسی ص ۱۹۱)

12 (مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر بر حاشیہ ملتقی الابحر ص ۳۳۸ مطبوعہ مصر)

13 (عنایہ شرح ہدایہ للسعدی الچلپی وعنایہ شرح ہدایہ للامام اکمل الدین بر حاشیہ نتائج الافکار ص ۱۲۰ مطبوعہ مصر)

فامّا قبلة المودة فهی قبلة الوالدين لولدهما علی الخد و اما قبلة الرحمة فقبلة الولد لوالديه علی الرأس و اما قبلة الشفقت فقبلة الاخت للاخ علی الجبهة و اما قبلة التحية فقبلة المؤمنين فيما بينهم علی اليد و امّا قبلة الشّهوة۔ فقبلة الزّوج لزوجته علی الفم۔

محبت کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے والدین کا اپنی اولاد کے رخساروں کو چومنا۔ رحمت کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے اولاد کا والدین کے سر کو چومنا۔ شفقت کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے ہمشیرہ کا بھائی کی پیشانی کو چومنا۔ عزت و احترام کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ کو چومنا۔ اور شہوت کے طور پر چومنا ایسا ہے جیسے خاوند کا اپنی بیوی کے منہ (ہونٹوں) کو بوسہ دینا۔[14]

شیخ محقق شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تقبیل ید عالم و زاہد یا مردے کبیر السن جائز است۔ عالم دین اور زاہد یا عمر رسیدہ آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔[15]

امام الفضلاء حضرت علامہ سید احمد بن محمد الحموی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فی مفتاح السعادت و اما تقبيل اليد ان كان ممن يستحق الاكرام كالعلماء و السادات و الاشراف يرجی ان يجال الثواب كما فعله بعض الصحابة رضی اللہ تعالی عنهم۔

یعنی مفتاح السعادت میں لکھا ہے کہ ایسے شخص جو تعظیم و تکریم کا مستحق ہے، جیسے علماء دین، سادات، اشراف اور ذوالاحترام حضرات ہیں، ان کے ہاتھ چومنے میں ثواب کی امید ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ثابت ہے۔[16]

---

14 (بستان العارفين للسمرقندی بر حاشيه تنبيه الغافلين ۱۵۹، مصباح الزجاجه للسيوطی ابن ماجه ۲۷۱ الحاجه للعلامه عبد الغنی الدهلوی بر حاشيه ابن ماجه ص ۲۷۱ درمختار ج ۲ ص ۲۴۳، مطوعه کلکته، مظاهر حق ج ۴ ص ۵۴، مطبوعه لکهنؤ)

15 (اشعة اللمعات فارسی ج ۴ ص ۲۴، مطبوعه نور الکشور)

16 (شرح الاشباه و النظائر ج ۲ ص ۲۵۴، مطبوعه نور الکشور)

علامہ قطب الدین دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی تصنیفِ لطیف مظاہر حق میں فرماتے ہیں کہ بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہے بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے۔[17]

کتاب تنویر الابصار کے مصنف سند الفقہاء حضرت علامہ محمد بن عبد اللہ تمر تاشی علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف لطیف میں تحریر فرماتے ہیں: من طلب عالماً او زاھداً ان یمکّنہ من قدمہٖ لیقبلہ اجابہ۔ "جو شخص کسی عالم یا زاہد سے اس کے پاؤں چومنے کی اجازت طلب کرے تو اس کو اجازت دے دینی چاہیئے۔"

لا بأس بتقبیل ید العالم و السلطان العادل۔ "عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔"[18]

فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب در مختار کے مصنف علامہ علاؤالدین الحصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لا بأس بتقبیل ید الرجل العالم و المتورع علی سبیل التبرک و نقل المصنف عن الجامع انہ لا بأس بتقبیل ید الحاکم المتدین و السطان العادل و قیل سنّۃ مجتبیٰ۔ حصولِ برکت کی غرض سے عالم اور پرہیز گار متقی شخص کے ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ مجتبی نامی کتاب کے مصنف نے جامع سے نقل کیا ہے کہ دیندار حاکم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔[19]

خاتم الفقہاء والمحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور و معروف کتاب رد المحتار المشہور شامی میں فرماتے ہیں: قیل سنۃ ای تقبیل ید العالم و السلطان العادل۔

---

17 (مظاہر حق ج ۴ ص ۵۴ مطبوعہ لکھنؤ)
18 (تنویر الابصار باب الاستبراء، مظاہر حق ج ۴ ص ۵۴)
19 (درمختار ج ۲ ص ۲۴۳ باب الاستبراء حاشیہ جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۸)

یعنی عالم دین اور عادل بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کو سنت کہا گیا ہے۔[20]

عارف باللہ علامہ محمد امین الکردی الاربلی الشافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : یسن تقبیل الید لصالحٍ ونحوہٖ کعلمٍ وزھد۔ علم اور زہد و منیرہ کی بناء پر ہاتھ چومنا سنت ہے۔[21]

علامہ عبد الرحمن صفوری اپنی کتاب شرعت الاسلام کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:من قبل رجل امہٖ فکانما قبل عتبۃ الکعبۃ۔ جس نے اپنی والدہ کے پاؤں کو بوسہ دیا پس اس نے خانہ کعبہ کی دہلیز کو بوسہ دیا۔[22]

حضرتِ عمرو بن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں (سیدنا) حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ طیبہ کے (پاکیزہ) گلیوں میں سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، سو انہوں نے جنابِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا (اے امام) میں آپ پر فداء ہو جاؤں، اپنے شکمِ اقدس سے ذرا سا قمیص اٹھا دیں تا کہ میں اس مقام کو بوسہ دے سکوں جہاں رسول اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم بوسے دیا کرتے تھے۔ سو جنابِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیٹ سے قمیص ہٹا دی، تو جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناف (مبارک) کو بوسہ دیا۔[23]

وروی عن اصحاب النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم انھم کانوا اذا قدم من سفرھم یعانق بعضھم بعضا ویقبل بعضھم بعضا۔

---

20 (ردالمحتار المشھور شامی ج ۵ ص ۳۴۷)

21 (تنویر القلوب ص ۱۹۹، مطبوعہ مصر)

22 (نزھۃ المجالس ج ۱ ص ۱۷۱، مطبوعہ مصر)

23 (اخرجہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی المعجم وابن حبان فی صحیحہ والبیھقی فی سننہ وابن ابی شیبۃ فی مسندہ ثم نصب الرایۃ جلد ۲ کراھیۃ (۲۹))

”صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ جب وہ اپنے سفر سے واپس ہوتے تو ایک دوسرے کو گلے لگا کر ملتے، اور ایک دوسرے کو بوسہ دیتے۔“[24]

عن انس قبلة المسلم المصافحة۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ کسی مسلمان کو بوسہ دینا، مصافحہ ہے۔ یعنی مصافحہ سنت ہے تو بوسہ دینا بھی سنت ہے۔[25]

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میرے والد کبھی کبھی مجھ کو اپنے ہم جلیس کے ساتھ بھیجتے تو وہ میرے سر کو بوسہ دیتے تھے۔[26]

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخسار کو بوسہ دیا۔ **عن ایاس بن دغفل قال رأیت ابا نضرة قبّل خد الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔** ”حضرت ایاس بن دغفل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو نضرہ منظر بن مالک بصری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخسار کو بوسہ دیا۔“[27]

عن حسن بن علی تقبیل المسلم یداخیہ المصافحة۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ہاتھ کو بوسہ دینا مصافحہ ہے۔ یعنی مصافحہ سنت ہے تو بوسہ دینا بھی سنت ہے۔[28]

---

24 (بستان العارفین، الباب الثانی، و الثمانون ص ۸۴)
25 (کنز العمال، کتاب الصحبة فی سنن الاقوال و الافعال ص ۵۶، ج ۹)
26 (سیر الصحابہ ص ۱۴۷، ج ۷)
27 (المصنف لابن ابی شیبة کتاب الادب باب فی المعانقه عندما یلتقی الرجلان، ج ۱۳، ص ۱۸۹) (سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب فی قبلة الخد، ص ۳۶۸، ج ۲)
28 (کنز العمال، کتاب الصحبة فی سنن الاقوال و الافعال ص ۵۷، ج ۹)

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سر مبارک کو بوسہ دینے کی خواہش ظاہر کی۔

قال ابو وائل قال رجل انی لاشتھی ان اقبل راسہ یعنی من حلاوۃ کلامہٖ۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شیریں بیانی کی حلاوت پر میرا دل بے اختیار چاہتا تھا کہ ان کے سر کو بوسہ دوں۔[29]

عن سعید بن جبیر کنت اسمع الحدیث من ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فلو یؤذن لقبلت رأسہ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث سنا کرتا تھا۔ پھر اگر وہ اجازت مرحمت فرماتے تو یقیناً میں ان کے سر کو بوسہ دیتا۔[30]

سوال: کیا علماء و صلحاء کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے؟

جواب: حامداو مصلیا علم اور بزرگی کے احترام کی خاطر ہاتھ پیر چومنے کی اجازت ہے۔[31]

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ استاذ، والد، والدہ، کسی بزرگ اور صالحین کے ہاتھ پاؤں چومنا برائے تعظیم چومنا جائز ہے یا ناجائز۔ بعض لوگ اسے بدعت کہتے ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب: استاذ وغیرہ کا ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔

---

29 (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ حرف العین المھملۃ ص ۱۲۹، ج۴) (سیر الصحابہ ص ۲۶۸، ج۲)
30 (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ حرف العین المھملۃ ص ۱۲۹، ج۴)
31 (فتاویٰ محمودیہ، ج ۱۹ باب السلام و القیام و المصافحہ، الفصل الرابع فی القیام و التقبیل ص ۱۲۶)

لان صحابه يقبلون يد رسول الله صَلى الله تعالىٰ عليه وَ اٰله و اصحابه وَ سلَّم و رجله و كذا بعضهم يقبل ايد بعضهم من شاء الاطلاع على الروايات فليراجع الى الادب المفرد المؤلفة للامام بخارى رحمه الله تعالىٰ هو الموفق۔[32]

اس فتاویٰ فریدیہ میں حاشیہ پر مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دار العلوم صدیقیہ، زروبی، لکھتے ہیں:

قال العلامة الحصكفي و لا بأس بتقبيل يد الرجل العالم و المتورع على سبيل التبرّك درر ۔۔۔ وقيل سنةٌ مجتبىٰ و تقبيل رأسه أى العالم أجود۔ قال ابن عابدين أى تقبيل يد العالم و السلطان العادل قال الشر نبلالي و علمت أن مفاد الاحاديث سنيّته أو ندبه كما اشار اليه العينى۔[33]

لوگوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا

فو الله ما برحوا حتى اعتلو الجدار، و قلصوا المآزر، و طفق الناس بالعباس يمسحون اركانه، ويقولون: هنيئالک ساقى الحرمين۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قحط عام الرمادہ کے موقع پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ یا خدا! پہلے ہم حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ واصحابہ وَ سلَّم کا وسیلہ پکڑ کر حاضر ہوتے تھے اور اب ہم حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ واصحابہ وَ سلَّم کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، ان کے طفیل ہم کو سیراب کر۔[34]

ان کے بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یکا یک صاف شفاف آسمان پر لکہ ہائے ابر نمودار ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں بارانِ رحمت سے تمام کوہ و

32(فتاویٰ فریدیہ، کتاب السنۃ والبدعۃ، ج ۱، ص ۳۱۱، مصنفہ شیخ الحدیث مفتی محمد فرید، مفتی دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک)

33(الدر المختار مع رد المختار، ص ۲۷۱، ج ۵، قبیل فصل فی البیع کتاب الحضر و الاباحۃ)(فتاویٰ فریدیہ ص ۳۱۱)

34(الأستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، باب حرف العین ج ۲ ص ۳۶۱)(سیر الصحابہ ج ۲ ص ۲۰۴)(بخاری ج ۱ ص ۵۲۶)

بیابان جل تھل ہو گئے۔ چونکہ یہ بارش بالکل غیر متوقع تھی، اس لئے لوگ فرطِ محبت و مسرت سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دے کر کہتے تھے ساقی حرمین مبارک ہو! ساقی حرمین مبارک ہو!

حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بوسہ دیا

قال رأیت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَ الہ و اصحابہ وَ سلَّم و اقفا مع علی بن ابی طالب اذا قبل ابو بکر صدیق فصافحہ النبی صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَ سلَّم و عانقہ و قبل فاہ فقال علی اتقبل فا ابی بکر فقال صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَ سلَّم یا ابا الحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔[35]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا اور ان کے دہن مبارک پر بوسہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ کا بوسہ لیتے ہیں؟ حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے فرمایا! اے ابو الحسن، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ اپنے رب کے حضور۔

حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

---

35 (سیرت حافظ عمر بن محمد ملا۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ ج ۲۲ ص ۲۶۵)

ثم قال این ابو بکرِ الصدیق قال فوثب الیہ ابو بکر و قال ھا انا ذا یا رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ ألہ و اصحابہ وَ سلّم قال ادن منی فدنا منہ فضمہ الی صدرہ و قبل بین عینیہ۔[36]

حافظ ابو سعید خر گوشی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شرف المصطفیٰ عربی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا حضرت ابو بکر صدیق کہاں ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جذبہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، عرض کی یارسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم میں حاضر ہوں! حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے فرمایا پاس آؤ! پاس حاضر ہوئے۔ حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے انہیں سینہ سے لگایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

پس گفت کجاست عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ این عمر ابن خطاب فوثب الیہ عمر و قال ھا انا ذا یا رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ ألہ و اصحابہ وَ سلّم فقال ادن منی فدنا منہ فضمہ النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ ألہ و اصحابہ وَ سلّم الی صدرہ و قبل بین عینیہ۔

حضرت نجم الدین محمود راوندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شرف النبی فارسی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھ کھڑے ہوئے عرض کی یارسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم میں حاضر ہوں۔ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے فرمایا پاس آؤ۔ پاس حاضر ہوئے۔ حضور

---

36 (شرف النبی باب بیست و نہم در فضیلت صحابہ صدر فضیلت صحابہ ص ۲۸۸)

اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم نے انہیں سینے سے لگایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔[37]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

صعد رسول اللّٰہ صَلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ و اصحابہ وَسلَّم علی المنبر ثم قال این عثمان بن عفان فوثب الیہ و قال ھا انا ذا یا رسول اللّٰہ صَلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ و اصحابہ وَسلَّم فقال ادن منی فدنا منہ فضمہ الی صدرہ و قبل بین عینیہ۔

حافظ ابو سعید خرگوشی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شرف النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی میں حاضر ہوں یارسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم ! فرمایا پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم نے انہیں سینے سے لگایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔[38]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بوسہ دیا

عن عائشۃ قالت رأیت النبی صَلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَ آلہ و اصحابہ وَسلَّم التزم علیا و قبلہ و ھو یقول بابی الوحید الشھید۔

ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَآلہ واصحابہ وَسلَّم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چمٹے ہوئے اور بوسہ

37(شرف النبی باب بیست و نھم در فضیلت صحابہ ص ۲۸۹)

38(شرف النبی باب بیست و نھم در فضیلت صحابہ ص ۲۸۹) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۶۷)

دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم فرمارہے تھے میرا باپ یگانہ شہید پر قربان ہو۔[39]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

ان علیا دخل علی النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَسلَّم وعندہ العباس فسلم فرد علیہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَسلّم و قام فعانقہ و قبل ما بین عینیہ و اجلسہ عن یمینہ۔

ابو الخیر الحاکمی اور اصحاب کنوز المطالب نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے پاس آئے تو آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے پاس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے سلام کیا اور حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے سلام کا جواب دیا اور اٹھ کر آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور دائیں طرف بٹھایا۔[40]

امام الانبیاء ا نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

ما رأیت أحدا أشبہ سمتا و دلا و ھدیا برسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَسلّم فی قیامھا و قعودھا من فاطمۃ بنت رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَسلّم قالت:

---

39 (الصوائق المحرقہ الباب التاسعۃ الفصل ثانی ص ۱۲۴)

40 (الصوائق المحرقہ الباب الاحدعشر الفصل الاول ص ۱۵۶)

وکانت اذا دخلت علی النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم قام الیھا فقبلھا وأجلسھا فی مجلسہ وکان النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم اذا دخل علیھا قامت من مجلسھا فقبلتہ وأجلستہ فی مجلسھا۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ کسی کو طریقہ، روش اور نیک خصلتی (اور ایک روایت میں ہے کہ بات کرنے میں) حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سے مشابہ نہیں دیکھا (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امور میں حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھیں) جس وقت داخل ہوتی تھیں حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہوتے، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے، حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم جب ان کے ہاں جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، دستِ مبارک کا بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ اس حدیث سے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضور نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا ثابت ہے۔“[41]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو بوسہ دیا

41 (ترمذی الجامع الصحیح، ج۵ ص ۷۰۰، کتاب المناقب باب فضل فاطمۃ رقم ۳۸۷۲، ابو داؤد السنن ج۴ ص ۳۵۵، کتاب الادب رقم ۵۲۱۷، نسائی السنن الکبریٰ ج۵ ص ۹۶، رقم ۸۳۶۹، ابن حبان الصحیح ج۱۵، ص ۴۰۳، رقم ۶۹۵۳، حاکم، المستدرک، ج۳ ص ۱۷۴، رقم ۴۷۵۳، ابن راھویہ المسند، ج ۱ ص ۸، رقم ۶، عسقلانی، فتح الباری ج ۱۱ ص ۵۲، ادب المفرد ص ۱۳۸ مطبوعہ مصر، حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۴۸، غنیۃ الطالبین ص ۳۱، مدارج النبوۃ فارسی ج ۲ ص ۵۴۲)

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضٰی حیدر کرار کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو اس لئے حیدر کہتے ہیں کہ جب آپ کرم اللہ تعالٰی وجہہ پیدا ہوئے تو دودھ نہیں پیتے تھے بلکہ ناخن مارتے تھے۔ اتنے میں حضور اکرم صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم تشریف لائے اور آپ کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو گود میں لے کر بوسہ دینا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ نے کہا کہ یا محمد صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم ! اس کو بوسہ نہ دیں کیونکہ یہ حیدر ہے، یعنی ناخن مارتا ہے۔ حضور اکرم صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ان کی والدہ کی بات نہ سنی اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بوسہ لیا اور اپنا لعاب دہن مبارک آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے منہ میں ڈالا۔ پہلی چیز جو حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے منہ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کا لعاب دہن مبارک تھا۔[42]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو بوسہ دیا

واعتنق علیا باحدی یدیہ و فاطمۃ بالید الاخریٰ فقبل فاطمۃ و قبل علیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم میرے گھر میں تشریف فرما تھے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تشریف لائے۔ حضور صَلی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے اپنے ایک ہاتھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو کنار میں لیا اور دوسرے ہاتھ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

---

42 (حضرات القدس دفتر اول ص ۸۰)

کو کنار میں لیا۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسہ دیا اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بوسہ دیا۔[43]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسہ دیتے تھے

و کان علیه السلام یقبل رأس فاطمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها و یقول اجد منها ریح الجنة۔

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر کو بوسہ دیتے اور فرماتے کہ مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔[44]

و کان اذا قدم من سفرٍ بدأ بها فقبلها و عانقها۔ جب حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سفر سے واپس تشریف فرماتے تو پہلے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آتے اور انہیں سینے سے لگاتے اور پھر انہیں بوسہ دیتے۔[45]

و کان یقبّلها فی فیها و یمصو ها لسانه و اذا ارادسفراً یکون اٰخر عهده بها و اذا قدم اوّل ما یدخل علیها۔

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم حضرت بی بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دہان مبارک میں بوسہ دیتے تھے اور اپنی زبان مبارک ان کو چسواتے تھے اور جس وقت آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کسی سفر کا ارادہ فرماتے تھے، سب سے آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ

---

43 (مسند الامام احمد بن حنبل حدیث ام سلمة زوج النبی صَلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم ج ۷ ص ۴۲۱)

44 (رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق عینی ج ۲ ص ۲۱۰، اشعة اللمعات باب المصافحه و المعانقه ج ۹ ص ۲۳) (محمود الفتاویٰ کتاب الحظر و الاباحة ج ۴ ص ۲۷۳، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ج ۸ ص ۲۲۱)

45 (رمز الحقائق، شرح کنز الدقائق، عینی هذا کتابٌ فی بیان احکام الکراهیة، هذا فصلٌ فی البیان احکامُ النظر و المسّ، ص ۲۱۰، ج ۲) (اشعة اللمعات ج ۴ ص ۲۳)

تعالیٰ عنہا سے ملتے اور جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس داخل ہوتے۔[46]

حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسہ دیا

فضمها الیہ وقبلها۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی طرف کھینچا اور انہیں بوسہ دیا۔[47]

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنابِ محمد رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے سر اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفِ لطیف مدارج النبوۃ شریف میں ایک روایت درج فرماتے ہیں: کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۱ ربیع الاول شریف کو نور مجسم شفیع معظم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی خدمتِ سراپا قدس میں اپنے لشکر سمیت رخصتی کی اجازت حاصل کرنے کے ارادہ سے حاضر ہوئے: وبر بالین شریف حاضر شد۔ و سر مبارک راپیش برود۔ سر و دست مبارکش را تقبیل نمود۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے سرہانے کھڑے ہوگئے۔ اور اپنے سر کو جھکا کر حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے سر مبارک اور ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا۔[48]

حضرت وازع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

---

46 (المواهب للدنیۃ بالمنح المحمدیۃ ج ۱ ص ۳۹۵)

47 (المصنف لابن ابی شیبۃ ۳۰ کتاب الفضائل ۱۸ باب الفضائل علی بن ابی طالب ص ج۷ ص ۱۱۹)

48 (مدارج النبوۃ شریف فارسی ج ۲ ص ۴۸۶)

حضرت وازع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول پاک صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔(مگر ہم نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی صورت مبارکہ سے ناآشنا تھے) تو کسی نے ہم کو کہا: **ذاک رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم** (یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں): **فاخذنا بیدیہ ورجلیہ فقبلناھما۔** تو ہم نے حضور پرنور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو پکڑ کر بوسہ دیا۔[49]

ایک عورت نے حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی معرکۃ الآراء مبارک تصنیف خصائص الکبریٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی شکایت حضور پرنور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی تو حبیبِ رب العالمین رحمۃ اللعالمین محمد رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے پوچھا کیا تو اس پر ناراض رہتی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ تو سرورِ عالم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے فرمایا کہ تم اپنے سروں کو ایک دوسرے کے قریب کرو تو رسولِ مقبول صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ان دونوں کے سروں کو اس طرح ملایا کہ عورت کی پیشانی اس کے خاوند کی پیشانی سے ملی اور دعا فرمائی: اے اللہ! ان دونوں میں محبت اور الفت پیدا فرما دے۔ ان کی ایک دوسرے ساتھی سے محبت پیدا فرما دے۔ کچھ عرصہ بعد وہ عورت شفیع معظم نورِ مجسم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ **فقبلت رجلیہ۔** تو آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم اور

---

49 (ادب المفرد للبخاری ص ۱۴۴ تنویر القلوب ص ۲۰۰ مطبوعہ مصر)

تمہارے خاوند کیسے ہو؟ تو اس نے عرض کیا: حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نہ وہ بچوں کی طرح ہے اور نہ بڑوں کی طرح ہے اور اسے مجھ سے زیادہ کوئی بچہ بھی محبوب نہیں (یعنی وہ میرے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرتا ہے)۔ تو رسول اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے فرمایا: اشھد انی رسول اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول (صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم) ہوں۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عرض کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔[50]

حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا

حضرت مزیدۃ العبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے ہوئے بارگاہِ نبوی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم میں حاضر ہوئے: حتیٰ اخذ بید النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ و اصحابہ وَ سلَّم فقبلھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے نبی پاک صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کا دستِ رحمت پکڑ کر اس کو چوما۔ تو نبی غیب دان صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: ان فیک لخلقین یحبھما اللہ و رسولہ۔ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو محبوب ہیں۔[51]

مندرجہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ ہاتھ چومنا نہ فعل قبیح ہے اور نہ ہی شرک بلکہ احسن فعل ہے۔ جس کی تحسین رسول رب کائنات صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے بھی فرمائی ہے۔

---

50 (خصائص کبریٰ ص ۸۷ ج ۳، دلائل نبوۃ لابو نعیم ۱۶۵ ج ۲)

51 (ادب المفرد ص ۸۶ مطبوعہ مصر)

حضرت ذارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

حضرت ذارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وفد عبدالقیس میں تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کی: **فنقبل یدرسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم ورجلہ۔** تو ہم نے شہنشاہِ عرب وعجم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔[52]

دو یہودیوں نے حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو یہودیوں نے سید الابرار احمد مختار صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سوال کئے تو رازدارِ رب العلاء محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء نے ان کے جواب ارشاد فرمائے تو ان یہودیوں نے جواب سن کر **فقبلا یدیہ ورجلیہ۔** آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔[53]

ایک اعرابی نے احمد مجتبیٰ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ میں، علامہ شامی علیہ الرحمہ نے رد المحتار میں، علامہ فقیہ سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ الغافلین میں، علامہ کردی اربلی علیہ الرحمۃ نے تنویر القلوب میں ایک روایت حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نقل فرمائی ہے کہ ایک اعرابی نے جنابِ محمد رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سے معجزہ طلب کیا تو آپ

---

52 (ابو داؤد شریف ج ۲ ص ۲۱۸، مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۲، کتاب الاذکار للنووی ص ۲۳۴)

53 (ترمذی شریف ج ۲ ص ۹۸، مشکوۃ شریف ص ۱۷)(کتاب الاذکار للنووی رحمہ اللہ تعالیٰ ج ۲ ص ۲۷۱، شرح فقہ اکبر لعلامۃ المغنیساوی ص ۲۲، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۸)

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: قل لتلک الشجرۃ رسول اللہ (صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم) یدعوک۔ اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم بلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ درخت دائیں بائیں آگے اور پیچھے جھکا جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا ہوا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا خاک اڑاتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے: السلام علیک یارسول اللہ! اعرابی نے کہا اب اس کو اپنی جگہ پہ لوٹنے کا حکم فرمائیں تو نبی مختار حبیب کردِ گار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے فرمان پر درخت واپس اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ معجزہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کیا: اذن لی اسجد لک۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم) کو سجدہ کروں۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے کہ اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلاشک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ بعد ازیں اس نے عرض کیا: اذن لی ان اقبل یدیک ورجلیک فاذن لہ۔ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دوں۔ تو ہادی سبل، ختم رسل صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کی اجازت عنایت فرمادی۔[54]

اگر ہاتھ پاؤں چومنا ناجائز ہوتا تو حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کبھی اجازت مرحمت نہ فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے والدین، مشائخ، علماء حقداروں کے ہاتھ پاؤں کو تبرکاً چومنا جائز ہے۔

54 (شفاء شریف ۱۹۲، ج ۱) (تنبیہ الغافلین، ۲۶۲) (شامی ج ۵ ص ۲۷۱) (تنویر القلوب للکردی ص ۱۹۹)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: فقبلنا یداہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ واصحابہ وَسلَّم۔ ہم نے رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔[55]

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے حدیث شریف درج فرمائی ہے: ان رجلاأتی النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَ اٰلہ واصحابہ وَسلَّم فقال یارسول اللہ انی نذرت ان فتحاللہ عز و جل علیک بمکّۃ ان أتی البیت فاقبل اسفل الاسکفۃ فقال قبل قدمے امک و قدوفیت نذرک۔ بے شک ایک آدمی نبی کریم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کی کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو میں بیت اللہ کے پاس جاؤں گا اور اس کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا۔ نبی پاک صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے دونوں پاؤں کو بوسہ دو۔ تمہاری نذر پوری ہو جائے گی۔[56]

اگر ہاتھ اور پاؤں چومنا شرک ہوتا یا سجدہ ہوتا تو سرکارِ دوعالم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم اس کو والدہ کے پاؤں کو چومنے کا حکم نہ فرماتے

صفوان بن عبادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا کہ آؤ اس نبی سے وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ۔ (بنی اسرائیل ۱۰۱) کے متعلق پوچھتے ہیں۔ پس ان دونوں نے نبی پاک صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم سے سوال کیا۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ان کو جواب ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرو اور اسراف نہ کرو، زنا نہ کرو، اس نفس کو قتل نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے مگر حق کے ساتھ۔ جادو نہ کرو، سود نہ

---

55 (ابو داؤد شریف ۲۱۸، ج ۲) (الادب المفرد ۱۴۳) (کتاب الاذکار لعلامہ نووی علیہ الرحمۃ ص ۲۳۴) (تنویر القلوب ص ۲۰۰)

56 (عمدۃ القاری ص ۸۲ ج ۲ مطبوعہ مصر)

کھاؤ، کسی بری کو لے کر کسی غلبے والے کے پاس نہ جاؤ کہ وہ اس کو قتل کر دے۔ کسی پر الزام نہ دو، پاک دامن عورت کو خصوصاً۔ ہفتہ کے روز تجاوز نہ کرو۔ ان دونوں یہودیوں نے سن کر **فقبلا یدہ ورجلہ وقالا نشھد انک نبی۔** حضور پر نور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم)ہیں۔[57]

عداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے سر ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

فاکب عداس علی رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم فقبل رأسہ ویدیہ ورجلیہ قال یقول: ابنا ربیعۃ احدھما لصاحبہ: اما غلامک فقد افسدہ علیک، فلما جاءھما عداس قالا لہ: ویلک یا عداس مالک تقبل راس ھذا الرجل ویدیہ وقدمیہ قال یا سیدی ما فی الارض خیر من ھذا الرجل: لقد اخبرنی بامر لا یعلمہ الا نبی۔

ترجمہ: ابن ربیعہ، عتبہ اور شیبہ نے جب حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی تکلیف و پریشانی کو دیکھا تو اپنے نصرانی غلام کو بلایا جس کو عداس کہا جاتا تھا، اور اسے کہا کہ ان انگوروں کا ایک گچھا تھال میں رکھ کر اس شخص کی خدمت میں لے جا کر پیش کر اور عرض کر کہ اسے تناول فرمائیں۔ عداس نے انگور لئے اور تھال میں رکھے، اور حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی خدمت میں لے گیا۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک تھال کی طرف بڑھایا کہ انگور کھائیں تو **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھی اور انگور کھائے۔ عداس آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے چہرہ انور کی طرف دیکھنے لگا اور عرض کیا بخدا اس شہر کے لوگ تو یہ

---

57 (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۷، ۱۱۸، مطبوعہ مصر)

کلام زبان پر نہیں لاتے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا کہ تو کس شہر سے تعلق رکھتا ہے اور تیرا دین کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں نصرانی ہوں اور اہل نینوا سے تعلق رکھتا ہوں تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کے نیک بندے حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام کے شہر سے؟ تو اس نے پوچھا آپ کو حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام کا پتا کیسے چلا؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم نے فرمایا وہ میرے بھائی ہیں، میں بھی نبی ہوں اور وہ بھی نبی تھے۔ عداس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم کا جواب سنا تو ادب اور نیاز سے جھک کر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم کے سر، ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ ربیعہ کے بیٹوں نے یہ منظر دیکھا تو ایک دوسرے سے کہا کہ محمد (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم) نے تیرے غلام کو اب تیرے کام کا نہیں چھوڑا۔ جب عداس ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا تیرے لئے افسوس ہے تجھے کیا ہو گیا تو اس شخص کے سر، ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے لگ گیا تو اس نے کہا: "اے میرے سردار اس شخصیت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی شخص نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے ایسے امر کی خبر دی ہے کہ جس کو صرف نبی ہی جانتا ہے۔"[58]

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسَلَّم کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا

فدنوت منہ رویدا فوضعت یدی علی صدرہ فتبسم ضاحکا، وفتح عینیہ لینظر الی، فخرج من عینیہ نور حتی دخل خلال السماء وانا انظر، فقبلتہ بین عینیہ، واعضیتہ ثدی الایمن، فاقبل علیہ بماشاء من لبن فحولتہ الی الایسر فابی۔

58 (الوفا باحوال المصطفیٰ الباب التاسع والعشرون فی ذکر ماجری لرسول اللہ فی خروجہ الی الطائف ص ۲۱۴) (لمواہب الدنیہ ج ۱ ص ۱۳۷) ا (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ فی باب العین والدال ج ۴ ص ۴) (الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص ۲۴) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ حرف العین المہملۃ ج ۶ ۳۸)

آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم اپنی پشت مبارک پر سوئے ہوئے تھے اور نیند میں خراٹے لے رہے تھے۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے حسن وجمال کے باعث میں آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو جگانے سے ڈری۔ آہستہ سے آپ کے قریب گئی۔ پھر میں نے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے سینے مبارک پر ہاتھ رکھا آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے ایسے تبسم فرمایا کہ گویا ہنس رہے ہیں۔ پھر آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں تاکہ میرے طرف دیکھ سکیں۔ اس وقت آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی دونوں آنکھوں سے نور نکلا حتیٰ کہ آسمان میں داخل ہوگیا۔ اس وقت میں اس نور کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ پھر میں نے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو اپنی دائیں چھاتی دے دی۔ آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے جتنا دودھ چاہا میری چھاتی سے اتر آیا۔ پھر میں نے آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو اپنی بائیں چھاتی کی طرف پھیرا لیکن آپ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے دوسری چھاتی کا دودھ پینے سے انکار کر دیا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا

شیخ الاسلام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن القشیری، شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی، شیخ الاسلام ابن حجر مکی علامہ یافعی علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند کتب میں ایک روایت درج فرمائی ہے:

قال الشعبی: صلی زید بن ثابت علی جنازۃ فقربت الیہ بغلتہ لیر کبھا فجاء ابن عباس فاخذ برکابہ فقال زید: خل عنہ یابن عم رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم فقال ابن

عباس: ھکذا امرنا ان نفعل بالعلماء والکبراء فقبل زید بن ثابت یدہ وقال ھکذا امرنا ان نفعل باھل بیت نبینا صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلّم۔

”حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور فراغت کے بعد لوگوں نے خچر پیش کیا تاکہ اس پر سوار ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے اور خچر کی لگام تھام لی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے رسول اللہ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے چچا کے بیٹے، آپ لگام کو چھوڑ دیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہمیں یہی بتایا ہوا ہے کہ علماء کرام کی تعظیم کریں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں اہل بیت کے متعلق یہی حکم ملا ہے۔“[59]

مندرجہ بالا روایت میں ہاتھ کو بوسہ دینے والے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور جن کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا گیا، وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ یہ دونوں وہ قابلِ قدر ہستیاں ہیں جن کی عظمت ہر مسلمان کے دل میں جاگزین ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا

---

59 (احیاعلوم الدین کتاب العلم الباب الخامس فی آداب المتعلم والمعلم ج ۱ ص ۷۵) (الاصابہ فتی تمیز صحابہ حرف العین المھملة ج ۴ ص ۱۲۶) (فتح الباری شرح صحیح البخاری باب ۲۸ ج ۱۱ ص ۶۸) (سیر الصحابہ ج ۲ ص ۲۷۰) (مدارج النبوۃ زید بن ثابت بن ضحاک ج ۲ ص ۵۴۱) (کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی الباب الثالث الفصل الخامس بر آلہ وذریتہ وامھات المؤمنین ج ۲ ص ۴۰۹) (الصوائق المحرقہ الباب الاحدعشر الفصل الاول ص ۱۷۹) (رسالہ قشیریہ ص ۷۶)

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ الباری جیسی شخصیت جن پر سرورِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو بھی انبیاء علیہم السلام میں ناز ہے، تحریر فرماتے ہیں: حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مبارک پر حضرت ابو عبیدہ بن جرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوسہ دیا۔[60]

حضرت بی بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو بوسہ دیا

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: فلما مرض النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیه وَاٰله واصحابه وَسلَّم دخلت فاطمة علیه فقبلته ثم رفعت رأسها فبکت۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کی طبیعت مبارک ناساز ہوئی تو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے پاس آئیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کو بوسہ دینے لگیں۔ پھر اپنا سر اٹھا کر رونے لگیں۔[61]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمع جماعت حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا

ثم مثنی معهم حتی اتی النبی صَلی اللہ تعالیٰ علیه وَاٰله واصحابه وَسلَّم فرموا بانفسهم عن رکائبهم، فاخذوا ایده فقبلوها۔

حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو فرمارہے تھے، دورانِ کلام آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے فرمایا: اس جگہ سے تم پر ایک جماعت ظاہر ہوگی، وہ لوگ خیر اہلِ مشرق ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کے آنے

---

60 (کیمیائے سعادت فارسی ۱۹۴) (عوارف المعارف، شیخ شہاب الدین سہروردی ص ص ۱۶۰)

61 (ترمذی، ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل فاطمة رضی اللہ تعالی عنها، ج ۲) (حیاۃ الصحابہ، القیام للمسلم، ۲:۲۱۷)

کی طرف گئے اور تیرہ شتر سواروں سے ملاقات ہوئی۔ حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم نے جو کچھ ان کے بارے میں فرمایا تھا، اس سے ان کو بشارت دی۔ پھر ان کے ہمراہ ہو لئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ لوگ اکٹھے بار گاہ نبوی صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم میں حاضر ہوئے، اور اپنے اونٹوں سے کود پڑے۔ کوئی چل کر کوئی دوڑ کر آیا۔ انہوں نے حضور اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم کے ہاتھ مبارک پکڑا اور بوسہ دیا۔[62]

الحاصل اس بارے میں بہت احادیث مبارکہ وارد ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہ واصحابہ وَسلَّم مبارک کے ہاتھ پاؤں مبارک کو بھی بوسہ دیا اور ایک دوسرے کے ہاتھ کو بھی بوسہ دیا۔ اسی طرح چار مذاہب سے بھی یہ ثابت ہے کہ حقداروں کا ہاتھ پاؤں تبرکا چومنا جائز ہے اور اس سے انکار کرنے والا پکا وہابی خبیث ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے:

ان تعانق و قبل احدهما رأس الآخر ويده على وجه التبرك وتدين جازا۔

"اگر دو آدمی آپس میں ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے اور ایک دوسرے کے سر اور ہاتھ کو انہوں نے تبرکاً بوسہ دیا تو یہ شرعاً جائز ہے۔"[63]

معلوم ہوا کہ ہاتھ پاؤں چومنا سلف صالحین کا طریقہ ہے اور سلف صالحین اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کا طریقہ ایک ایسا طریقہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ چنانچہ سرورِ کائناتِ فخر موجودات، باعثِ تخلیق کائنات، منبعِ کمالات حضور پرنور، نورٌ علی نور، شہنشاہ زمین و آسمان، سید مرسلاں احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفی علیہ افضل الصلوات والتسلیمات والتحیات کا فرمان مقدس حضرت سیدنا

---

62 (المواهب اللدنيه الفصل العاشر ذكر من وفد عليه وزاده فضلا و شرفا لديه ج ١ ص ٤٧٠)
63 (غنية الطالبين، ص ٣١)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: **ماراہ المسلمون حسنا فھو عنداللہ حسن۔** یعنی جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔[64]

حدیث شریف میں ہے: **ومن فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ۔** "جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر علیحدہ رہا اس نے اسلام کی رسی اپنے گلے سے اتار دی۔" قرآن کریم میں ہے: **ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم۔** "اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور دوزخ میں داخل کریں گے۔" (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۵)

اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ عقائد و اعمال میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے، ان کی مخالفت جہنم کا راستہ ہے لہٰذا ہاتھ اور پاؤں کو تبرکاً چومنا یعنی سچے مؤمنوں کا عقیدہ اور عمل ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و الہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

64(طبرانی کبیر ج ۹ ص ۱۱۲، رقم الحدیث ۸۵۸۳ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل، مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۹ رقم الحدیث ۳۶۰۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۸۳ رقم الحدیث ۴۴۶۵، مطبوعہ دار لکتب العلمیہ بیروت، المدخل السنن الکبری للبیھقی ج ۱ ص ۱۱۴ مطبوعہ دار الخلفاء للکتاب الاسلامی الکویت، مستدرک ج ۳ ص ۷۸، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱ ص ۳۲۸، ابو داؤد طیالسی ج ۱ ص ۳۳، رقم ۲۴۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۷۷، اعلام الموقعین لابن قیم ج ۱ ص ۶۹، بستان العارفین للسمرقندی ص ۹ مرقات باب الاعتصام، کتاب الروح لابن قیم ص ۱۰ الزیلعی ج ۴ ص ۱۳۳ ریاض النفرہ ج ۱ ص ۱۹۸، مؤطا امام محمد ص ۱۰۴، ردالمختار للشامی ج ۳ ص ۵۱۸، ج ۵ ص ۴۳، تفسیر مواھب الرحمن، الدرایہ لابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۳۰۶، ھمعات للشاہ ولی اللہ ص ۲۹، مجموعۃ الرسائل والمسائل النجدیہ ج ۱ ص ۲۰۷ کتاب الموفق، عمدۃ التحقیق للشیخ ابراھیم المالکی، ص ۹۵، شرح لقطۃ العجلان للعلامہ محمد جمال الدین دمشقی ج ۱ ص ۹۵، مطبوعہ مصر تنویر العینین فارسی للشاہ ولی اللہ، فتاویٰ ستاریہ از عبد الستار دھلوی، تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ، السنی المطالب از امام محمد بن سید درویش علیہ الرحمۃ اھل حدیث امرتسر ص ۹، ۳ ستمبر ۱۹۱۵)